بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جرمنی

جلد نمبر 10 مدیر:- نعیم احمد بزمی کتابت وڈیزائنگ:- محمد احمد ولیے، عاصم شہزاد، رشید الدین ماہ صلح 1384 ہش، بمطابق جنوری 2005ء شمارہ نمبر 1

جرمنی بھر کی نئی تعمیر شدہ مساجد میں شہریوں کو دعوت عام

اسلام کوئی خفیہ مذہب نہیں ھے" بدایت التلبیش

گزشتہ ہفتوں میں جماعت احمدیہ جرمنی نے اپنی تمام نئی تعمیر شدہ مساجد میں علاقے کے شہریوں کو دعوت دی تا وہ مساجد کو اندر سے دیکھ کر، احمدی مسلمانوں سے مل جل کر اور سوالات کے ذریعہ اسلام کے بارے میں اپنا وہ خوف دور کر سکیں جو آج کل میڈیا نے غلط پروپیگنڈا کے ذریعہ ان کے دلوں میں بٹھانے کی کوشش شروع کی ہوئی ہے۔ ان پروگراموں میں شامل ہونے والے شہریوں میں ایک بڑی تعداد حکومتی وسیاسی پارٹیوں کے نمائندگان کی تھی۔ اس کے علاوہ اخباری نمائندگان اور TV کے مختلف چینلز کی ٹیموں نے بھی شرکت کی۔ مہمانوں نے ان تقریبات کے انعقاد پر بہت خوشی کا اظہار کیا اور اپنے تاثرات نوٹ بکس میں تحریر کئے

مسجد طاہر کوبلنز

مورخہ 12 دسمبر 2004ء بروز اتوار طاہر مسجد کوبلنز میں جرمن احباب کے ساتھ ایک پروگرام کیا گیا۔ طاہر مسجد کوبلنز کا افتتاح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدی افراد جماعت کے ساتھ مورخہ 23 مئی 2004ء بروز اتوار کو فرمایا تھا، جرمنوں کے ساتھ طاہر مسجد کوبلنز میں یہ پہلا پروگرام عمل میں لایا گیا۔

اس پروگرام میں 150 جرمن احباب وخواتین نے شرکت کی۔ کوبلنز کے برگر ماسٹر، صوبائی پارلیمنٹ کے اراکین، گرجے کے سربراہ، Ausländerbeirat کے صدر، متعدد سیاسی پارٹیوں کے اراکین، ڈاکٹرز، اساتذہ کرام، اسی طرح وکلاء اور اہم معزز شخصیات نے شرکت کی۔ پروگرام 11:15 بجے تلاوت قرآن کریم سے شروع کیا گیا۔ اس کے بعد محترم ہدایت اللہ ہبش صاحب نے مہمانان کرام کو خوش آمدید کہا۔ پھر شہر کے میئر نے خطاب کیا، پھر صوبائی حکومت کے ایک رکن نے تقریر کی پھر Evanglichg گرجے کے سربراہ اور Ausländerbeirat کے صدر اور آخر میں محترم امیر صاحب جرمنی نے خطاب فرمایا۔

ٹیلیویژن SWF اور ریڈیو SWR1 اور اخبار Rheinzeitungnz نے اس پروگرام کو نشر کیا اور MTA نے بھی ریکارڈنگ کی۔

مسجد کے ہال کے ایک کونے میں کتابوں کا اسٹال بھی لگایا جس پر مہمانوں نے پروگرام کے بعد کتابیں خریدیں اور مفت کتابیں بھی ساتھ لے کر گئے۔ (بقیہ صفحہ 2 پر)

مسجد "بیت الھدیٰ" usingen کو آگ لگانے کی قبیح کوشش

مورخہ 23 دسمبر 2004ء بروز جمعرات کو صبح پانچ بجے جرمنی کے صوبہ ہیسن کے شہر usingen میں نو تعمیر شدہ احمدیہ مسجد "بیت الھدیٰ" کو نامعلوم شر پسندوں نے آگ لگانے کی قبیح کوشش کی۔ مسجد سے دھواں نکلتے دیکھ کر قریب کی سڑک سے گزرتی ہوئی برف ہٹانے والی گاڑی چلانے والے افراد نے فوری طور پر پولیس اور فائر بریگیڈ کو اطلاع کی جنہوں نے موقع پر پہنچ کر صورت حال کو قابو میں کرلیا اور مسجد محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے کسی بڑے نقصان سے محفوظ رہی۔ اوپر والے حصہ میں قالین اور لکڑی سے بنی ہوئی اشیا کو نقصان پہنچا ہے۔ جس کا اندازہ ساٹھ ہزار یورو لگایا گیا ہے۔ اس حملہ میں کوئی انسانی جانی نقصان نہیں ہوا، اس واقعہ کی خبر جرمنی بھر کے اخبارات نے شائع کیں اور ٹیلیویژن اسٹیشنوں نے نشر کیں، پولیس کے نمائندہ مسٹر Gaby Goebel کے ایک اخباری بیان کے مطابق مسجد کے پچھلے حصہ میں جہاں بیت الخلا کی کھڑکی توڑ کر حملہ آور اندر داخل ہوئے تھے، کچھ نشانات ملے ہیں۔ مسجد سے پچیس میٹر کے فاصلے پر بھی برف پر پاؤں کے نشانات ملے ہیں، شہر usingen کے میئر Matthias Drexelius نے جماعت احمدیہ کو ایک پُرامن جماعت قرار دے کر اس افسوس ناک واقعہ پر ہمدردی کا اظہار کیا ہے نیز کہا ہے کہ مسجد کی تعمیر کے وقت علاقے میں مخالفت کے کوئی آثار نہیں تھے۔ معزز شہریوں نے بھی اس قبیح حرکت کی مذمت کی ہے

مذہب کی رُو سے بچوں کی تربیت کیسے کی جائے

مورخہ 26 نومبر 2004ء بروز جمعہ شام پانچ بجے جماعت Alzey میں ایک نشست کا اہتمام کیا گیا جس کا موضوع "مذہب کی رُو سے بچوں کی تربیت کیسے کی جائے"، تھا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا اس کے بعد مکرم لئیق احمد منیر صاحب مربی سلسلہ نے اسلامی نقطہ نگاہ سے "بچوں کی تربیت کیسے کی جائے"، کی وضاحت کی۔ آپ نے قرآن کریم اور احادیث کے حوالہ جات سے اسلامی ثقافت پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد برگا ماسٹر نے اسلامی ثقافت کی کافی تعریف کی اور اپنے معاشرہ کی مجبوریاں بھی بتائیں۔ یہاں کے خراب ماحول کے بارے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا کہ عوام اس معاملہ میں اتنا آگے بڑھ چکے ہیں کہ واپسی مشکل ہے۔ اس کے بعد سوال و جواب کی دعوت دی گئی۔ زیادہ تر سوالات اسلام میں عورتوں کی قید کی سی زندگی گزارنا، تربیت اطفال و دیگر اسلامی ثقافت کی تفصیلات کے بارے میں تھے۔ سوالات کرنے والوں میں دوسرے لوگوں کے علاوہ سکولوں کے اساتذہ بھی شامل تھے۔ اس پروگرام میں برگا ماسٹر کی بیگم صاحبہ نے بھی شمولیت اختیار کی۔ پروگرام کے بعد تمام احباب کو کھانے کی دعوت دی گئی جس کے دوران آپس میں مختلف موضوعات پر تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ اس پروگرام میں کل چھپن افراد نے شمولیت اختیار کی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بہتر رنگ میں خدمتِ دین کی توفیق دیتا چلا جائے، آمین۔

(رپورٹ: طارق سہیل، صدر جماعت الزائی)

اجتماعات واقفین نو جماعت احمدیہ جرمنی

سالانہ اجتماع ریجن ہیسن ٹاؤنس

الحمد للہ ریجن ہیسن ٹاؤنس کا سالانہ اجتماع واقفین نو مورخہ 5 دسمبر 2004ء بروز اتوار بمقام بیت القیوم نیدا ریش باخ میں منعقد ہوا۔

تیاری: اس اجتماع کے لئے نصاب تقریباً تین ماہ قبل ہی تیار کرلیا گیا تھا اور ریجن کی تمام جماعتوں کو بھجوادیا گیا تھا۔ اجتماع کی کمیٹی بنائی گئی اور ساتھ ساتھ اجتماع کی تیاری کا کام جاری رہا۔ ہر معیار کی الگ الگ تجنید فہرست، عمر کے مطابق بنائی گئی۔ رجسٹریشن کارڈز، اسناد، انعامات و پروگرام نصاب، ہدایات برائے جج صاحبان، تمام تیاری مکمل کی گئی۔ اسی طرح ضیافت کے انتظامات بھی مکمل کئے گئے۔

رجسٹریشن: مورخہ 5 دسمبر 2004ء بروز اتوار صبح دس بجے رجسٹریشن کا آغاز ہوا۔ تمام معیار کو الگ الگ رنگ کے رجسٹریشن کارڈز دیئے گئے۔

افتتاحی اجلاس: افتتاحی اجلاس مکرم ومحترم مبارک احمد تنویر صاحب مربی سلسلہ کی صدارت میں صبح گیارہ بجے شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و جرمن اردو ترجمہ اور نظم کے بعد مکرم مربی سلسلہ نے اپنے پراثر خطاب میں فرمایا کہ قربانی کی یہ تحریک آغاز دنیا سے ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ "تو اپنا آپ میرے حوالے کردے"، کتنے گھر ہیں جن میں ہر وقت لڑائی جھگڑا اور فساد ہوتا ہے؟ ایسے گھروں میں جو بچہ پل رہا ہے اس کی کیا تربیت ہوگی؟ اس لئے اپنے ماحول میں تبدیلی پیدا کریں، اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے سپرد کردیں۔ جو بچہ خدا کی خاطر دیا جائے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا۔ اگر آپ خدا کی خاطر اپنی چھوٹی چھوٹی چیزوں کو نہیں چھوڑ سکتے تو بچے سے بھی توقع نہ رکھیں کہ وہ خدا کا ہو جائے گا اور دنیا کو چھوڑ دیگا۔ اللہ تعالیٰ والدین کو توفیق دے کہ وہ اپنے آپ کو قربان کریں تا کہ بچہ بھی اسی ماحول میں ڈھل سکے۔ تقریر کے اختتام پر مربی صاحب نے دعا کروائی اس کے بعد خاکسار نے ہدایات برائے اجتماع پڑھ کر سنائیں۔ اس کے بعد مقابلہ جات حفظ قرآن، احادیث، نماز، ترجمۃ القرآن اور تقاریر منعقد ہوئے۔ مقابلہ جات کے دوران ریفریشمنٹ کا بھی وقفہ ہوا۔ بچوں (بقیہ صفحہ ۲ پر)

پروگرام "ہم اور اسلام"، میں لوکل امارت ہمبرگ کی شمولیت

منعقدہ ایک پروگرام میں شمولیت کا دعوت نامہ ملا جس میں محترم طارق ظفر صاحب، محترم رانا مبشر صاحب، محترم سعادت شیخ صاحب، محترم کولمبس خان صاحب اور فیض احمد صاحب نے جماعت احمدیہ کی طرف سے اسلام کی نمائندگی کی۔ اس پروگرام کا موضوع "ہم اور اسلام"، تھا۔ اس پروگرام میں مختلف گرجوں کے پادریوں نے شمولیت اختیار کی۔ اس تقریب کا آغاز شام آٹھ بجے ہوا۔ سب سے پہلے ایک پادری صاحب نے ایک مضمون پڑھ کر سنایا جس کو ایک انگریز مصنف کی طرف منسوب کیا اور کہا پوری دنیا میں اُمت مسلمہ کو کئی مشکلات کا سامنا ہے۔ ہر طرف اسلام کے خلاف نفرت پھیلائی جارہی ہے اور اسلام کو دہشت گردی اور تشدد کا مذہب قرار دیا جارہا ہے۔ باقی ممالک کی طرح جرمنی بھی اس لپیٹ میں آچکا ہے اور یہاں بھی اسلام کے خلاف سازشیں ہورہی ہیں۔ جماعت احمدیہ جرمنی بھرپور طریقے کے ساتھ اسلام کی امن پسندانہ تعلیم کو پیش کرنے کی کوشش کررہی ہے تاکہ اسلام کی حقیقی تصویر اور حقیقی چہرہ لوگوں کو دکھایا جاسکے۔ اس دسمبر کو Chrislich Freie Kirche Gemeinde کی طرف سے (بقیہ صفحہ ۲ پر)

بقیہ اجتماعات واقفین نو

میں چاکلیٹ تقسیم کئے گئے۔ کھانے اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد بقیہ علمی مقابلہ جات شروع ہوئے۔ اسی طرح ساتھ ساتھ واقفات نو کے مقابلہ جات بھی ریجنل صدر صاحبہ کی زیرِ نگرانی جاری رہے۔

اختتامی اجلاس مکرم ومحترم شمس الحق صاحب نیشنل سیکرٹری وقف نو کی صدارت میں شام چھ بجے منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم وترجمے اور نظم کے بعد اس اجتماع کی رپورٹ خاکسار نے پڑھ کر سنائی۔ پھر مکرم شمس الحق صاحب نے اپنے خطاب میں توجہ دلائی کہ ریجن میں زیادہ سے زیادہ تعلیمی کلاسیں لگائی۔ نصاب کو لازمًا یاد کریں، دہرائی کریں، جو کمیاں ہیں ان کو پورا کریں۔ آپ کا ہر عمر کا بچہ اپنے نصاب پر حاوی ہو۔ اگلا جو اجتماع ہو اس میں نمایاں ترقی کرنے والے ہوں۔

انہوں نے بچوں کے مقابلہ جات جائزہ لیا اور ہدایات دیں۔ محترم قائمقام ریجنل امیر صاحب نے مہمان خصوصی کا شکریہ ادا کیا۔ تقسیم انعامات کے بعد محترم شمس الحق صاحب نے دعا کروائی۔ اجلاس کی افتتاحی اور اختتامی کارروائی مستورات کی طرف بھی سنائی دی گئی۔ واقفات کی طرف علیحدہ تقسیم انعامات ہوئی۔ مہمان خصوصی محترمہ نفیسہ کبیر صاحبہ نیشنل معاونہ واقفات نو نے بچیوں میں انعامات تقسیم کئے۔ الحمدللہ اجتماع بہت کامیاب رہا۔ دوران اجتماع بچوں کا نظم وضبط بہت اچھا رہا۔ اجتماع کی کُل حاضری 170 رہی۔ (رپورٹ محمد اجمل خان پاشا، اسٹنٹ نیشنل سیکرٹری وقف نو ریجن ہیسن ٹاؤنس)

لوکل امارت مائنز ویزبادن

لوکل امارت کا دوسرا ششماہی اجتماع مورخہ 5 دسمبر 2004 کو منعقد ہوا۔ صبح کے اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد ایک ایک نونہال وقف نو نے خوش الحانی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھا۔ لوکل امیر صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں اجتماع کی اہمیت واضح کی اور اس سے بھرپور طریق سے مستفیض ہونے کے لئے حاضرین کو نصیحت کی نیز مصنفین حضرات سے درخواست کی کہ وہ سوالات نصاب میں سے ہی پوچھیں۔ اس کے بعد چار گروہوں میں تقسیم واقفین نو کے تلاوت قرآن کریم، نظم، عام دینی معلومات کے مقابلہ جات ہوئے، نیز نصاب سے سوالات بھی پوچھے گئے۔

نمازوں اور کھانے کے وقفہ کے بعد مکرم ومحترم حیدر علی ظفر صاحب مربی انچارج جرمنی کی زیرِ صدارت اختتامی اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم و نظم سے شروع ہوئی۔ مکرم نیشنل سیکرٹری صاحب تربیت نے اپنی تقریر میں والدین کو بعض تربیتی امور کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ آپ کی گود میں پلنے والے یہ ننھے مجاہد آپ کی ہر حرکت کا جائزہ لیتے ہیں اس لئے والدین ہر وقت اچھے نمونے کا مظاہرہ کریں۔ نیز انہوں نے عہدہ داروں کے بارہ میں گھروں میں ایسے رنگ میں بات کرنے سے اجتناب کرنے کی تلقین کی جس میں کسی رنگ میں شکایت کا پہلو ہو۔ بچوں کو نصیحت کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ بچپن سے ہی اخلاق کو اپنی زندگی کا حصہ بنانا شروع کردیں۔

مکرم مربی صاحب نے اپنے خطاب میں بچوں کو سچ بولنے کی تلقین بہت دلچسپ اور پیارے انداز میں کی۔ اس سلسلہ میں آپ نے واشنگٹن نامی آدمی اور سید عبدالقادر جیلانیؒ کی مثالیں بیان کیں جو سچے انسان تھے اس وجہ سے دین اور دنیا میں ترقیات ملیں۔ آخر پر مربی صاحب نے بچوں میں انعامات تقسیم کئے۔ واقفات بچیوں میں لوکل صدر صاحبہ لجنہ اماءاللہ نے انعامات تقسیم کئے۔ امام صاحب نے اختتامی دُعا کروائی اس تقریب میں کُل حاضری 320 رہی اللہ تعالیٰ ہمیں اس اجتماع کے حقیقی ثمرات سے نوازے، آمین۔ رپورٹ: (تصور احمد خالد، سیکرٹری وقف نو)

ریجن بائرن

مورخہ 12 دسمبر بروز اتوار کو بائرن ریجن میں ساتواں ایک روزہ اجتماع برائے واقفین نو منعقد ہوا۔ اس اجتماع کے لئے تیاری ایک ماہ پندرہ دن قبل شروع کردی گئی تھی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ ریجنل امیر صاحب نے اپنے خطاب میں واقفین نو کے والدین کو ان کی عظیم قربانی کے لئے ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ بچوں کی اچھی تربیت کے لئے کوشش کے علاوہ دُعاؤں پر زور دینے کی تلقین کی۔ دُعا کے بعد بچوں کے علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے جو صبح 11:00 بجے سے دوپہر 15:00 تک جاری رہے۔ تمام وقف نو بچوں اور بچیوں نے تمام مقابلہ جات میں بھرپور انداز میں حصہ لیا۔ وقفہ برائے نماز وطعام کے بعد بچوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ ریجنل امیر صاحب نے آخر میں واقفین نو بچوں کی تربیت کے متعلق متفرق ہدایات میں کہا کہ اگر ہم واقفین نو کی پرورش اور تربیت سے غافل رہے تو خدا کے حضور مجرم ٹھہریں گے۔ ان بچوں پر گہری نظر رکھیں۔ دُعا کے ساتھ اجتماع کا اختتام ہوا۔ اس اجتماع کی کُل حاضری 150 رہی۔ (رپورٹ: طاہر محمود)

☆☆☆☆☆

بقیہ مساجد کا تعارف

پروگرام کے آخر پر مہمانوں کی خدمت میں کھانا اور کافی و چائے پیش کی گئی۔

جیسا کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاکسار کے ایک خط کے جواب میں احمدی اور غیر از جماعت احباب کے لئے دُعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو ہمیشہ مخلص نمازیوں سے بھرا رکھے اور اسے غیروں کے لئے ہدایت اور نور کا کامیاب ذریعہ بنائے۔ اللہ تعالیٰ اس پروگرام میں شمولیت کرنے والوں کو بھی اس کے ثمرات سے نوازے، آمین۔ (شیخ قمر محمود، ریجنل امیر رائن موز)

مسجد نور الدین ڈارمسٹڈ

مورخہ 18 دسمبر بروز ہفتہ یہاں پروگرام کا آغاز صبح گیارہ بجے کے قریب ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد بچیوں کے ایک گروپ نے ہدایت اللہ ہبش صاحب کی مسجد کے بارے میں ایک نظم جرمن زبان میں پڑھی جو مہمانوں نے بہت پسند کی۔ ہدایت اللہ ہبش صاحب نے اسلام و احمدیت کا تعارف کرواتے ہوئے کہا، اسلام کوئی خفیہ مذہب نہیں ہے، اس کے بعد چار معزز مہمانوں نے اپنے خیالات و جذبات کا اظہار کیا۔ شہر کے میئر کی نمائندہ محترمہ Leselolte نے اپنی تقریر میں کہا کہ جماعت احمدیہ ایک زندہ تنظیم کی حیثیت سے شہر میں ہونے والے خدمت خلق کے کاموں اور مذہبی کاموں میں حصہ لینے میں پیش پیش ہے۔ اس کے ارکان شہر میں پُرامن زندگی گزار رہے ہیں لیکن یہ اپنی بچیوں کو سکول کے (مخلوط ٹرپ) Klassenfahrt اور تیرنے کے پروگرام میں نہیں بھجواتے۔ (محترمہ کے خیال میں یہ منفی پہلو کمزوری ہے ناقل)۔

محترم Mischael Siebel جو شہر کی طرف سے صوبائی اسمبلی کے رکن ہیں اور سیاسی پارٹی SPD کے نمائندہ ہیں نے کہا کہ جرمنی کے بنیادی قانون میں یہ بات داخل ہے کہ ہر ایک شہری کو مذہبی آزادی ہونی چاہیے اور آج کا پروگرام اس کی غمازی کر رہا ہے۔

محترم Norbert Monder جو شہر میں مذہبی تنظیم Eveng Kirche کے چیئرمین ہیں نے کہا کہ آج کی طرح اس مسجد سے متعلقہ افراد ہمیشہ شہریوں خصوصاً ہمسائیوں سے رواداری کا مظاہرہ کرتے رہیں گے۔ انہوں نے بین المذاہب بات چیت کے پروگرام بار بار منعقد کرنے پر زور دیا۔ ایک پادری صاحب نے مسجد کو دو پودے تحفتاً دیے۔ آخر میں معزز مہمانوں کو کھانا پیش کیا گیا۔ اکثریت نے لذیذ ایشیائی کھانے کی بہت تعریف کی۔ کثیر الاشاعت اخبارات نے اس پروگرام کی کارروائی کو شہ سرخیوں کے ساتھ شائع کیا۔ صوبے کے TV چینل Hr نے پروگرام کی ریکارڈنگ اور نیشنل امیر صاحب کا انٹرویو اسی دن شام کو نشر کیا۔ MTA نے بھی اس پروگرام کی ریکارڈنگ کی۔

مسجد ''بیت الحبیب'' کیل (Kiel)

ریجن شلیسویگ ہیکلن برگ میں شہر کیل (Kiel) کی مسجد ''بیت الحبیب'' جس کا افتتاح ہمارے پیارے آقا سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 25 اگست 2004 کو نماز ظہر وعصر کی ادائیگی سے کیا تھا میں مورخہ پانچ دسمبر 2004 کو معززین کیل کے لئے ایک دعوت کا انتظام کیا گیا جس میں شہر کے عمائدین کو دعوت دی گئی تھی۔ عمائدین شہر کو مرکز کی طرف سے موصولہ دعوت نامہ دستی اور بذریعہ ڈاک مناسب وقت پہلے ارسال کیا گیا تھا۔ صوبائی وزیر اعلیٰ ایک دوسرے شہر میں پروگرام کی وجہ سے خود حاضر نہ ہوسکتی تھیں اسی طرح شہر کی میئر بھی آنے سے معذور تھیں۔ ہر دو نے خطوط کے ذریعہ نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ میئر صاحبہ نے Herr Heinemann Stadtpräsident کو اس پروگرام میں شامل ہونے کے لئے اپنا نمائندہ بنا کر بھجا۔ اس پروگرام میں تلاوت کے بعد جو مکرم ساجد احمد صاحب نسیم مربی سلسلہ نے کی قرۃ العین خان اور دیگر بچیوں نے جرمن نظم پڑھی۔ بعدہٗ مکرم ہدایت اللہ ہبش صاحب نے وزیر اعلیٰ صاحبہ اور میئر صاحبہ کے خطوط پڑھ کر سنائے اور پھر مہمانان کرام کو باری باری دعوت تقریر دی۔ جس پر سب سے پہلے علاقہ کی پارلیمنٹ کے صدر Herr Heckrodt نے مسجد کی تعمیر پر خوشی کا اظہار کیا اور باہمی تعاون کی اہمیت بیان کی۔ اسکے بعد ایک مذہبی تنظیم کے سربراہ Herr Pannbacker نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اسکے بعد میئر کے نمائندہ Herr Heinemann نے جماعت سے اپنے تعلق کا ذکر کیا اور بڑے خوبصورت الفاظ میں سورۃ فاتحہ کے حوالے سے اسلام کی شاندار تعلیم کے امن کے لئے مددگار ہونے کا ذکر کیا۔

محترم امیر صاحب جرمنی نے اپنی تقریر میں مساجد کی تعمیر اور اسلام کی تعلیم بابت امن پر روشنی ڈالی۔ دُعا سے قبل خاکسار نے تمام مہمانوں اور احباب جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ مہمانوں کو مسجد کی عمارت کا معائنہ کروایا گیا اور انکی خدمت میں پاکستانی طعام پر مشتمل ظہرانہ پیش کیا گیا۔ اس موقعہ پر دو ٹیلی ویژن ٹیمیں آئی تھیں جنہوں نے جماعت کے نمائندگان کے علاوہ مہمانوں کے بھی انٹرویو لئے اور NDR ٹیلیویژن نے اپنی خبروں کی نشریات میں اسکی رپورٹ پیش کی۔ دعوت پر آنے والے مہمان جن میں مختلف فرموں اور تنظیموں کے نمائندگان کے علاوہ آٹھ لوکل پارلیمنٹ کے نمائندگان تھے ایک رکن صوبائی پارلیمنٹ کی نمائندہ تھی انکی کل تعداد 109 تھی۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اپنے اس گھر کو بہتوں کی ہدایت کا موجب بنائے اور سابقون کے ایمان اور اخلاص میں برکت ڈالے، آمین۔ (رپورٹ: کولمبس خان، ریجنل امیر شلیسویگ ہیکلن برگ)

(باقی آئندہ)

بقیہ ہم اور اسلام

''ایک وقت آئے گا کہ فرانس میں تیونس اور مراکش کے مسلمانوں کے پیدا ہونے والے بچوں، جرمنی میں ترک مسلمان بچوں اور انگلستان میں میں مسلمان بچوں کی آبادی کے تناسب کی وجہ سے مسلمانوں کی حکومت قائم ہو جائے گی۔

اس کے بعد میزبان نے Frau Brigitte Wernen صدر مجلس کو خطاب کی دعوت دی۔ یہ خاتون ہمبرگ یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں۔ انہوں نے اسلام کے آغاز سے لیکر نبی کریم ﷺ کی زندگی، فتح مکہ اور دیگر موضوعات مثلاً جہاد اور راہ نجات، پر مقالہ پڑھ کر سنایا اور قرآنی تعلیمات کے مطابق ان موضوعات پر اظہار خیال کیا۔ پھر انہوں نے سامعین کو مخاطب کر کے کہا ''جو کچھ میں نے بیان کیا ہے یہ اسلام کی روح ہے لہٰذا آپ لوگوں کو ذرائع ابلاغ پر توجہ نہیں دینی چاہیے کیونکہ یہ ایک پروپیگنڈا ہے اور یہ اسلام کو غلط رنگ میں پیش کرتے ہیں۔'' انہوں نے کہا کہ آپ لوگ جرمنی کی پرانی تاریخ سے واقف ہیں۔ ہمیں اس سے سبق حاصل کرنا چاہیے اور یہاں باہمی محبت سے رہنا چاہیے۔ اس کے بعد اسلام کے متعلق ہونے والے سوالات کے جوابات وہاں پر موجود احباب جماعت نے مفصل رنگ میں دیئے مثلاً نمازوں کا قیام، وفات عیسیٰؑ، راہ نجات، آمد حضرت امام مہدیؑ، غیر مسلم کو کافر کیوں کہا جاتا ہے اور احمدیوں اور دوسرے مسلمانوں میں کیا فرق ہے۔ وہاں پر لوگ جوابات سن کر کافی متاثر ہوئے اور کافی دلچسپی کا اظہار کیا اور احمدیت کے نقطۂ نظر کو سراہا۔ اس پروگرام میں 70 سے زائد عیسائی حضرات شامل ہوئے۔

(رپورٹ ساجد احمد نسیم، مربی سلسلہ ہمبرگ)

غیبت

معاشرے میں تیزی سے پھیلنے والی ایک خطرناک بیماری

تحریر: شہزادہ قمرالدین مبشر

غیبت ایک ایسی بیماری ہے جو بہت تیزی سے پھیلتی ہے۔ اس موذی مرض میں مرد اور خواتین دونوں ہی مبتلاء ہیں لیکن عام طور پر کہا جاتا ہے کہ عورتیں اس بیماری میں زیادہ مبتلاء ہوتی ہیں۔ بہرحال جب بھی کوئی اس خطرناک بیماری میں مبتلاء ہوتا ہے تو پھر اس کو کچھ بھی سجھائی نہیں دیتا۔ وہ جو منہ میں آئے کہہ دیتا ہے۔

اس مرض کی ایک نشانی یہ ہے کہ اس میں مبتلاء لوگ عموماً احساس کمتری کا شکار ہوتے ہیں اور اکثر دیکھا گیا ہے کہ احساس کمتری کے مریض اس بیماری کے جراثیم اپنے اندر جلد جذب کر لیتے ہیں اور پھر تیزی سے دوسروں تک منتقل کرتے ہیں۔ یہ بیماری آجکل معاشرے میں بہت زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بارے میں فرماتا ہے۔ ''اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچتے رہا کرو کیونکہ بعض گمان گناہ بن جاتے ہیں اور تجسس سے کام نہ لیا کرو اور تم میں سے بعض بعض کی غیبت نہ کیا کریں۔ کیا تم میں سے کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے؟ اگر تمہاری طرف یہ بات منسوب کی جائے تو تم اس کو ناپسند کرو گے اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔''

غیبت ایک گناہ ہے۔ یہ انسان کے اعمال کو اس طرح تباہ کر دیتی ہے جیسے سوکھی لکڑی کو آگ جلا دیتی ہے۔ غیبت سے کئی اور گناہ جنم لیتے ہیں اور انسان کے اندر کئی اور عیوب پیدا ہو جاتے ہیں جو اس کو ذلت کے گڑھے میں گرا دیتے ہیں اور انسان کی عاقبت تباہ ہو جاتی ہے۔ بعض لوگوں میں اس گناہ یعنی غیبت کے بارے میں غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ اگر کسی کا کوئی سچا عیب اس کی عدم موجودگی میں بیان کیا جائے تو وہ غیبت نہیں۔ حالانکہ یہ صحیح نہیں۔ غیبت کا اطلاق ہمیشہ ایسی سچی بات پر بھی ہوتا ہے جو کسی دوسرے کو بدنام کرنے کے لئے، اس کی غیر موجودگی میں بیان کی جائے۔ اگر جھوٹی بات بیان کی جائے تو وہ غیبت نہیں بلکہ بہتان ہوگا۔ حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ ''بدترین آدمی تم اسے پاؤ گے جو دو منہ رکھتا ہے۔ ان کے پاس آکر کچھ کہتا ہے اور دوسروں کے پاس جا کر کچھ کہتا ہے۔ یعنی منافق اور چغلخور ہے۔''

حضرت امام بصریؒ ایک بہت بڑے ولی گزرے ہیں۔ ایک مرتبہ کچھ لوگوں نے آپؒ سے عرض کی کہ فلاں شخص آپ کی غیبت کر رہا تھا۔ آپؒ نے بطور تحفہ اس شخص کو تازہ کھجوریں بھیجتے ہوئے پیغام دیا کہ تم نے اپنی نیکیاں میرے اعمال میں درج کرا دی ہیں، میں اس کا کوئی معاوضہ نہیں دے سکتا۔ غیبت ایک گناہ ہے لیکن بعض لوگ ایسے ہیں کہ وہ اس کو گناہ نہیں سمجھتے۔ ان کا ضمیر مر چکا ہوتا ہے۔ ان میں نیکی بدی کی تمیز ختم ہو چکی ہوتی ہے۔ ان میں جرات، غیرت، حمیت مفقود ہو جاتی ہے۔ ایسا انسان غیبت جیسے گناہ کی بھی پرواہ نہیں کرتا۔ پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کی برائیاں کرنا رواج سمجھتے ہیں۔ افسوس کہ آج یہ مرض زیادہ ہی بڑھتا جا رہا ہے۔ لوگ ایک دوسرے کے عیوب اور کمزوریوں کو بڑے مزے سے بیان کرتے ہیں جیسا کہ کوئی بڑا کارنامہ سرانجام دے رہے ہیں۔

آنحضرت ﷺ کا تو یہ نمونہ تھا کہ آپ کی نظر میں اگر کسی کا عیب آجاتا تو آپؐ اسے چھپاتے تھے۔ اگر کوئی اپنا عیب ظاہر کرتا تو آپؐ اس کو بھی ظاہر کرنے سے منع فرماتے تھے۔ غیبت کا ارتکاب کرنے کو مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تشبیہ دے کر قرآن کریم نے ہمیں غیبت سے نفرت کا سبق دیا ہے۔ جس طرح گوشت کو نوچنے سے دل کو تکلیف ہوتی ہے اسی طرح غیبت انسان کی دل آزاری اور دکھ کا باعث بنتی ہے۔ غیبت وہ تلوار ہے جو دوسروں کی عزت پر ہی نہیں پڑتی بلکہ ایمان پر بھی پڑتی ہے۔ غیبت اور چغلخوری ایمان کو تراش ڈالتی ہے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ''غیبت کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص تیر ٹیڑھی کمان سے چلائے اور وہ اسے نہ لگے اور اس کے قدموں میں بیکار ہو کر گر جائے تو دوسرا شخص کہے کہ اس نے چلایا تو اس کی طرف تھا تو وہ اسے وہاں سے اٹھائے اور اس کے سینے میں مار دے یہ کہتے ہوئے کہ نشانے پر پہنچنا چاہیے۔ تو غیبت ایسے تیر کی طرح ہوتی ہے جو لگتا نہیں کیونکہ جو چیز نشانے پر نہیں لگے گی وہ دکھ بھی نہیں پہنچائے گی اور برائی بھی پیدا نہ کر سکے گی۔ غیبت کرنے والا تو اپنا نقصان خود کر رہا ہوتا ہے۔

پھر بعض لوگوں میں تنقید اور طنز کرنے کی بہت عادت ہوتی ہے۔ کوئی ان سے یہ پوچھے کہ اے اللہ کے بندے! کبھی تو نے اس پر غور کیا ہے کہ وہ جو تو دوسروں میں عیب نکالتا ہے اس میں سے کتنے عیب ہیں جو خود تجھ میں موجود ہیں؟ ہر آدمی کو اپنے آپ سے بڑی ہمدردی ہوتی ہے۔ اس کو اپنا ہر عیب پیارا ہے اسی لئے وہ اپنی آنکھ کا شہتیر نہیں دیکھ سکتا جبکہ دوسرے کا تنکا فوراً نظر آجاتا ہے۔ عیب جوئی کرنے والا اور نکتہ چین انسان جہاں بیٹھے گا دوسروں کے عیب گنتا رہے گا اور طنز کا نشتر چبھوتا رہے گا۔ طنز ایک ایسی قینچی ہے جو محبت اور مروت کو بری طرح کاٹ دیتی ہے۔ بہرحال جھوٹ، غلط بیانی، چغلی، بیہودہ باتیں معاشرے کا سکون درہم برہم کر دیتی ہیں اور اس سے بیشمار خرابیاں جنم لیتی ہیں۔

غیبت کے اسباب اور وجوہات

غیبت کے بارہ میں ان چند باتوں کو ختم کرنے سے پہلے غیبت کے اسباب اور وجوہات بیان کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ آخر کیوں لوگ غیبت اور چغلخوری کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ سو غیبت کی بعض وجوہات یہ ہیں۔

☆ غصہ کی وجہ سے لوگ ایک دوسرے کے خلاف باتیں کرتے ہیں۔ انہیں اس باقی صفحہ نمبر 4 پر ملاحظہ فرمائیں

حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب

جماعت احمدیہ کے جید عالم بزرگ

حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب کو مولوی فاضل کا امتحان پاس کرنے کے بعد ایک نہایت اعلیٰ ملازمت بحیثیت ''نائب ناظم تعلیمات''، حکومت پنجاب مل گئی اور آپ کی تنخواہ ایک سو دس روپے ماہوار مقرر ہوئی جو کہ درجہ اولیٰ کے افسران کو ملا کرتی تھی۔ اس ملازمت کے شروع ہونے پر حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب نے اپنے والد محترم ذوالفقار علی خان صاحب کو خط لکھا تو خان صاحب نے جواباً تحریر فرمایا ''میں نے تمہیں اس لئے نہیں پڑھایا کہ تم دنیا کماؤ۔ کسی ایک کو دین بھی کمانا چاہیئے۔'' آخر پر لکھا۔ ''جن پر تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے''

وقف زندگی:- حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب نے اپنے والد صاحب کے خط موصول ہوتے ہی اپنی زندگی وقف کرنے کا فیصلہ کر لیا اور اگلے دن ہی اپنی ملازمت سے استعفیٰ دے دیا۔ وہاں کے افسران نے بہت سمجھایا اور یہ خیال کیا کہ جوانی کا عالم ہے اس لئے کہیں لاابالی فیصلہ نہ کر لیا ہو مگر مولانا صاحب نے نہایت سوچ سمجھ کر اپنے لئے راہ خدا تجویز کی اور اپنے افسران کو جواب دیا کہ میں نے اپنے والد صاحب کو ہمیشہ تہجد پڑھتے دیکھا ہے اور انہوں نے مجھ سے ایک خواہش کی ہے اور میں احترام کرنا چاہتا ہوں تاکہ میں ان کی شبانہ ادعیہ کا وارث بن سکوں۔ چنانچہ اس فیصلہ کے مطابق آپ نے ایک سو دس روپے کی ماہوار نوکری کو لات مار کر قادیان واپس آکر مبلغین کلاس میں شمولیت اختیار کی اور 1935ء میں دنیا کو دھتکارتے ہوئے پندرہ روپے ماہوار پر خدا تعالیٰ کے سلسلہ کی نوکری قبول کر لی اور اس بات پر فخر کیا کہ اصل عزت وہی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوتی ہے۔

مناظرے: حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب نے زندگی میں بہت سے مناظرے کئے جن کا ریکارڈ تو محفوظ نہیں البتہ ایک مناظرے کا قصہ خود سناتے ہوئے جس کو استاذی المکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب روایت کرتے ہیں:- ''ایک ریاست کے نواب صاحب تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے ملے، کہنے لگے کہ آپ میرے پاس کبھی آئیں اور کہا کہ میں جماعت کے بارہ میں کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا ٹھیک ہے وہاں ہمارے مربی ہیں جو پوچھنا ہے ان سے پوچھ لیں۔ مجھے تار بھیج دی۔ میں وہاں چلا گیا۔ ایک ڈاکٹر احمدی تھے ان کے پاس ٹھہرا۔ ڈاکٹر صاحب ایک دن کہنے لگے کہ مولوی صاحب آؤ چلیں۔ مجھے نہیں بتایا تھا کہ کہاں جانا ہے۔ میں نے سمجھا کہ شاید سیر وغیرہ کرنے جانا ہے۔ مجھے کار میں بٹھا لیا اور وہاں جو ان کا دفتر تھا لے گئے۔ جب میں کار سے اتر رہا تھا تو کہنے لگے کہ مولوی صاحب یہاں پر آپ کی بحث ہونی ہے۔ میں نے پوچھا کہ کس سے؟ کہنے لگے نواب صاحب نے چوٹی کے علماء کو بلوایا ہے۔ میں نے اسے کہا کہ مجھے بتانا تو تھا۔ اس نے کہا کہ مولوی صاحب تیاری کر کے مزہ نہیں آتا۔ اندر جا کر بیٹھ گئے۔ وہاں کچھ وزراء اور علماء بیٹھے تھے اور نواب صاحب وہاں موجود نہیں تھے اور پتا چلا کہ نواب صاحب نے کہا ہے کہ پہلے علماء کے ساتھ بحث کرے اور بعد میں میرے پاس آئے۔ (اصل بات یہ تھی کہ نواب صاحب ملنا چاہتے تھے اور لوگوں کی مخالفت بھی تھی۔ اس لئے یہ طریق اختیار کیا)

ایک مولوی صاحب بولے، میں نے مرزا صاحب کی کتاب براہین احمدیہ پڑھی ہے اس میں بہت طول ہے۔ بہت طول ہے۔ حاشیہ در حاشیہ۔ بہت طول ہے۔ مولوی صاحب نے کہا اور میں سنتا رہا کہ اس نے کیا طول کی رٹ لگا رکھی ہے۔ میں نے کہا مولوی صاحب میں آپ کی بات سمجھا نہیں۔ اس نے پھر اسی طرح طول طول کی رٹ لگائی۔ میں نے پھر کہا کہ میں سمجھا نہیں۔ اس طرح اس نے چار پانچ دفعہ بات دہرائی۔ ایک وزیر بولا مولوی صاحب! کیا بات نہیں سمجھے سیدھی سادی بات ہے۔ ویسے آپ کہیں کہ مجھے اس کو جواب نہیں آتا۔ میں نے کہا ایسی بات نہیں ہے۔ اگر آپ کہیں تو میں ان کی بات لفظاً لفظاً دہرا سکتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ میرے دوست ڈاکٹر صاحب نے مجھے بتایا تھا کہ میری گفتگو علماء سے ہوگی اور میں کافی دیر سے سن رہا ہوں کہ یہاں علماء والی بات ہی نہیں ہو رہی۔ میں نے علم کلام پڑھا ہے۔ علم بلاغت پڑھا ہے۔ علم معانی اور علم بیان پڑھا ہے۔ میں نے کہیں نہیں پڑھا کہ علم کلام کی کوئی خوبی یا کلام کی کوئی خامی طول بھی ہوا کرتی ہے۔ طول عرض مسطحات کی قسمیں ہیں۔ اس کمرے کا طول اتنا ہے یا اس میز کا طول اتنا ہے۔ کلام میں طول عرض کہیں نہیں سنا۔ کلام میں حشو ہوگا، زوائد ہوگا، ایجاب ہوگا، اطناب ہوگا لیکن کلام میں طول ہے کسی ادب کی کتاب میں لکھا نہیں دیکھا۔ اس پر وہ صاحب ایسے خاموش ہوئے کہ کاٹو تو لہو نہیں''۔

خودداری اور توکل علی اللہ: آپ کی ساری زندگی خودداری اور توکل علی اللہ کے نمونہ سے بھری پڑی ہے۔ حضرت مولانا صاحب کی بیٹی شوکت گوہر صاحبہ ان کے متعلق بیان فرماتی ہیں:- ''خدا پر ان کا بہت توکل تھا اور انہوں نے اس کا عملی نمونہ ہمارے سامنے پیش کیا۔ کتنے ہی سخت اور مخالف حالات ہوتے ابا توکل کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑتے اور یہی کہتے اللہ ہماری مدد کرے گا۔ نامساعد حالات کے باوجود حالات کی تنگی کے باوجود والد صاحب کے منہ سے ناشکری کا کوئی کلمہ نہ سنا۔ کبھی دنیاوی چیزوں کی طلب نہ کی اور نہ ہی کسی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھا۔ وہ کہتے تھے میں ''واقف زندگی ہوں'' اور اس چیز کو مدنظر رکھا کہ کوئی ایسا قدم نہ اٹھے جو وقف کی روح (بقیہ صفحہ ۴ پر)

Vol. 10 Monthly Akhbar-e-Ahmadiyya Germany Issue1
National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Fax:069-50688666, Email: akhbar3@yahoo.com

وقف عارضی کے متعلق جماعت کی ذمہ داری

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ فرماتے ہیں!

وقفِ عارضی کا مقصد

"وقفِ عارضی کی جو تحریک ہے اس کا بڑا مقصد بھی یہ تھا اور ہے کہ دوست رضا کارانہ طور پر اپنے خرچ پر مختلف جماعتوں میں جائیں اور وہاں قرآن مجید سیکھنے سکھانے کی کلاسز کو منظّم کریں اور منظّم طریق پر وہاں کی جماعت کی اس رنگ میں تربیت ہو جائے کہ وہ قرآن کریم کا جواء بشاشت سے اپنی گردن پر رکھیں اور دنیا کے لئے نمونہ بن جائیں"۔ (روزنامہ الفضل 14 مئی 1969ء)

اصلاح وارشاد ہر احمدی کا فرض ہے

"وقفِ عارضی کی ضرورت بہت ہے۔ بات یہ ہے کہ جماعت کا ایک حصہ بھول گیا ہے کہ افرادِ جماعت خود مربی سلسلہ ہیں اور مربیوں کی تعداد میں جو تھوڑا سا اضافہ ہوا ہے وہ کافی نہیں جماعت سمجھتی ہے کہ اصلاح و ارشاد کا کام مربیوں کا ہے حالانکہ ہر احمدی کو بڑی توجہ کے ساتھ اصلاح و ارشاد کا کام کرنا چاہیئے۔ یہ توجہ پیدا کرنے کے لئے اور جماعت میں اصلاح وارشاد کا شوق پیدا کرنے کے لئے میں نے عارضی وقف کی سکیم جاری کی ہے۔ اس میں روحانی فوائد بھی ہیں اور جسمانی فوائد بھی۔" (رپورٹ مجلس مشاورت 1966ء الفضل 2 نومبر 1971ء صفحہ 6)

وقفِ عارضی کی کم از کم مدت، دو ہفتہ

"میں جماعت کی تحریک کرتا ہوں کہ وہ دوست جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے سال میں دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک عرصہ دین کا خدمت کے لئے وقف کریں اور انہیں جماعت کے مختلف کاموں کے لئے جس جگہ بھجوایا جائے وہاں وہ اپنے خرچ پر جائیں اور اُن کے لئے وقف شدہ عرصہ میں سے جس قدر عرصہ اُنہیں وہاں رکھا جائے اپنے خرچ پر رہیں اور جو کام اُن کے سپرد کیا جائے اُسے بجالانے کی پوری کوشش کریں۔" (خطبہ جمعہ، الفضل 23 مارچ 1966ء، صفحہ 4)

غزل

حضرت پیر سراج الحق نعمانیؓ اپنی کتاب "تذکرۃ المہدی" صفحہ 176 میں لکھتے ہیں: "ایک روز جہاں چھاپا خانہ ضیاء الاسلام ہے وہاں رہتا تھا اور میرے گھر کے آدمی سر سادہ تھے صرف میں اکیلا تھا۔ حضرت اقدس علیہ اسلام کے سر میں دردشدت سے تھا۔ وہاں حضرت اقدس علیہ اسلام میرے پاس آکر لیٹ گئے اور فرمایا "ہماری پنڈلیاں دباؤ"، میں دبانے لگا پھر فرمایا صاحب زادہ صاحب کوئی غزل پڑھو میں نے یہ غزل نظیر کی خوش الحانی سے سنائی۔ فرمایا "قوالی طرز میں پڑھو"، پھر میں نے پڑھی۔ ------- ۔جب میں اس مصرعہ پر "کچھ نکالی تھی ہوس" الخ پہنچا فرمایا پھر کہو پھر پڑھا پھر فرمایا پھر پڑھو پھر فرمایا یہ مصرعہ بہت اچھا ہے اور یہی مصرعہ اس غزل کی جان ہے تمام غزل سننے کے بعد آپؑ تشریف لے گئے۔"

کیا کہیں دنیا میں ہم انسان یا حیوان تھے — خاک تھے کیا تھے غرض اک آن کے مہمان تھے
غیر کی چیزیں دبا رکھنی بڑی سمجھے تھے عقل — چھین لی جب اسنے تب جانا کہ ہم نادان تھے
ایک دن ایک استخواں پر پڑ گیا جو میرا پیر — کیا کہوں اسدم مجھے غفلت میں کیا کیا دھیان تھے
پیر پڑتے ہی غرض اس استخواں نے آہ کی — اور کہا ہم بھی کبھی دنیا میں صاحب جان تھے
دست و پا کام و زباں گردن شکم پشت و کمر — دیکھنے کو آنکھیں اور سننے کی خاطر کان تھے
رات کے سونے کو کیا کیا نرم نازک تھے پلنگ — بیٹھنے کو دن کے کیا کیا تخت اور ایوان تھے
لگ رہے تھے دل کئی چنچل پری زادوں کے ساتھ — کچھ نکالی تھی ہوس کچھ اور بھی ارمان تھے
ایک ہی تھپڑ اجل نے آنکر ایسا دیا — پھر نہ ہم تھے اور نہ وہ سب عیش کے سامان تھے
ایسی بیدردی سے مجھ پر پاؤں مت رکھو نظیر — او میاں ہم بھی کبھی تیری طرح انسان تھے

بقیہ غیبت

وقت کوئی احساس نہیں ہوتا کہ یہ غیبت ہے اور ہم اس گناہ کے مرتکب ہو رہے ہیں جس سے (بقیہ صفحہ ۴ پر) اللہ تعالیٰ اور رسول مقبول ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

☆ دوسروں کو خوش کرنے اور ان کی ہمدردیاں اپنے حق میں لینے کی وجہ سے لوگ ایک دوسرے کی غیبت کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

☆ بعض لوگ خود تو نیکی اور ثواب کا کام نہیں کرتے مگر اپنی برائی اور بے قیمتی پر پردہ ڈالنے کی خاطر ایک دوسرے پر نکتہ چینی اور غیبت کرتے ہیں۔

☆ حسد کی وجہ سے دوسروں کی عزت اور شہرت سے جلتا ہے کہ یہ عزت مجھے کیوں نہیں مل رہی، ان کو کیوں مل رہی ہے اور وہ جھوٹی عزت حاصل کرنے کی غرض سے دوسروں پر غیبت اور نکتہ چینی کرتا ہے۔

☆ بعض لوگ دوسروں کا مذاق اڑاتے ہیں اور بے سبب اور بے بنیاد باتیں دوسروں کی طرف منسوب کرتے اور ہنسی مذاق میں ان کی تذلیل، تحقیر اور تضحیک کرتے ہیں اور اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہیں۔ اس وجہ سے بھی لوگ ایک دوسرے کی غیبت کرنے پر مجبور ہیں۔

غیبت کی بیماری سے بچاؤ کے طریقے

اس بیماری کے بچاؤ کے کئی طریقے ہیں مثلاً یہ کہ ایسی محفلوں سے اجتناب کیا جائے جہاں یہ مرض زیادہ پائی جائے۔ ایسے لوگوں سے کم ملا جائے جن میں اس بیماری کے جراثیم ہوں۔ یہ بیماری انسان کے اپنے بس میں ہے۔ اس میں میں مبتلاء ہونے سے پہلے اگر اپنا جائزہ لے لیا جائے تو انسان دوسروں پر تنقید کرنے سے بچ جاتا ہے۔ جہاں یہ بیماری مہلک ہے وہاں اس کا علاج بھی آسان ہے۔ اگر انسان اپنے آپ پر قابو پالے اور دل میں یہ عہد کرے کہ اس بیماری سے خود کو بچانا ہے تو وہ انشاء اللہ ضرور اس سے بچ جائے گا۔ ہمیں زندگی کے ہر موڑ پر اپنی اصلاح کرنی چاہیے۔ ہر عمل عملِ صالح ہو۔ خدا کرے کہ ہم سب غیبت جیسے گناہ کو جڑ سے اکھیڑ کر پھینک دیں۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں غیبت جیسی بدترین برائی سے ہمیشہ محفوظ رکھے۔ اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنے اور آنحضرت ﷺ کے اسوہ حسنہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ ہم دوسرے لوگوں کے لئے نیک نمونہ قائم کر سکیں، آمین۔

❁❁❁❁❁

بقیہ حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب

کے خلاف ہو۔ ہر تکلیف یا ضرورت کے وقت خدا پر بھروسہ رکھتے۔"

محترم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت بیان کرتے ہیں:- "ایک مرتبہ مولوی صاحب ہمارے ہاں ٹھہرے۔ لیٹے کتاب پڑھ رہے تھے۔ میں نے کہا مولوی صاحب آپ لاہور آئے ہیں آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہو تو بتائیں۔ میں آپ کی ضرورت پوری کردوں۔ مولوی صاحب نے کتاب ہٹائی اور کہنے لگے ملک صاحب! آپ میری ضروریات کے کب سے کفیل بن گئے ہیں۔ آج تک خدا میرا کفیل تھا۔ آپ نے کب سے ذمہ داری لی ہے میری کفالت کی"۔

خلافت سے محبت: حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب کو نظام خلافت سے بہت محبت اور احترام تھا اور آپ اطاعت امام کا ایک عدیم المثال نمونہ تھے۔ نظام خلافت کے بارہ میں اپنے خاندان والوں کو جو نصیحت فرماتے وہ سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہیں:- "بیٹا ساری برکتیں اس وقت امام ہمام سے وابستہ ہیں۔ دیکھو جو پتے درخت سے چمٹے رہتے ہیں وہ ہرے رہتے ہیں۔ جو درخت سے جدا ہو جاتے ہیں وہ خس و خاشاک بن جاتے ہیں"۔ "بیٹی وہاں کھڑی ہونا جہاں خدا اور امام کھڑا ہو"۔ "بچو امام ڈھال ہوتا ہے ہر وقت اس کے پیچھے رہنا چاہیے۔ اس کا دامن تھامے رہو اور اپنے بچوں کو بھی اس کی نصیحت کرتے رہا کرو"۔

آپ کے اکلوتے فرزند عبدالرب صاحب بیان فرماتے ہیں:- "ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت ابا جان کی تقریر کے اختتام پر ایک شخص فرط محبت سے ابا جان کو لپٹ گیا اور آپ کے ہاتھوں کو بوسہ دینے کی کوشش کی۔ حضرت ابا جان نے نہایت وقار کے ساتھ بڑی جلالی آواز سے اسے کہا آپ پر میری تقریر کا یہ اثر ہوا ہے کہ آپ حفظ مراتب بھی بھول گئے۔ بوسہ دینے کے لائق صرف ایک ہاتھ ہے اور وہ امام ہمام کا ہاتھ ہے اور سب سے زیادہ دعائیں بھی امام ہمام کی ہی قبول ہوتی ہیں۔ آپ پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر میں جائیں اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی درخواست دیں"۔

(ماہنامہ "خالد" ربوہ، دسمبر 1999ء، صفحہ 27-24)

ریفریشر کورس برائے والدین وقف نو، ریجن ھیسن ٹاؤنس

مورخہ 21 نومبر 2004ء کو صبح گیارہ بجے بیت القیوم نیدر ایش باخ میں ریجن ھیسن ٹاؤنس کا ریفریشر کورس برائے والدین وقف نو منعقد ہوا جس میں چھ سیکرٹریان وقف نو نے بھی شرکت کی۔ مرکزی نمائندے مکرم افتخار خاور صاحب کی زیر صدارت اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو خاکسار محمد اجمل خان پاشا نے کی۔ اس کے بعد محترم صدر صاحب نے حاضرین کو آج جمع ہونے کی غرض و غائیت بتائی۔ اس کے بعد "واقفین نو اور جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر سلائیڈز دکھانے کا پروگرام تھا جس کے دوران تشریح بھی کی جاتی رہی۔ اس کے بعد والدین نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور ساتھ ساتھ "واقفین نو اور والدین کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر بحث ہوتی رہی۔ کھانے کے وقفے کے بعد "ایک واقف زندگی کی ذمہ داریاں" اور "مستقبل کی پلاننگ" کے موضوعات پر بحث عام ہوئی جس سے مذید مفید نقاط سامنے آئے۔ چھ گھنٹے کے بھرپور پروگرام جس کی حاضری 80 رہی کا اختتام دُعا کے ساتھ ہوا۔ (رپورٹ۔ محمد اجمل خان پاشا)

اعلان نکاح

خاکسار کی بیٹی عزیزہ میاں ھبۃ الکبیر کا نکاح ہمراہ عزیزم مکرم محمود احمد خان ناصر صاحب ابن مکرم مبارک احمد تنویر صاحب انسپکٹر مال آمد ربوہ سے بعوض ایک لاکھ روپے حق مہر مورخہ 30 دسمبر 2004ء کو مسجد مبارک ربوہ میں بعد نماز عصر مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پڑھا۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے، آمین ثم آمین۔ (خاکسار میاں عبدالسلام۔ حلقہ بونامس فرینکفرٹ سٹی)